فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ
REGD. No. L. 5254
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

روزنامہ
الفضل
ربوہ
یوم جمعہ
فی پرچہ دس پیسے
۱۷ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۶ نبوت ۱۳۴۱ ہش | ۱۶ نومبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۵ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت

ربوہ ۱۵ نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو گذشتہ دو روز کی نسبت قدرے افاقہ ہے۔ کمزوری تا حال بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

بیگم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کی تشویشناک بیماری

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی ہے کہ ان کی صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب اچانک بیمار ہو گئی ہیں اور حالت بہت قابل فکر ہے۔ حضرت سیدہ موصوفہ تمام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(ڈاکٹر) مرزا منور احمد ۱۵/۱۱/۶۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو زندگی خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے الگ ہو کر بسر کی جائے جہنمی زندگی کا نمونہ ہے

جب تک بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع نہ ہو اور اس عالم میں اس کا حظ نہ اٹھاؤ تسلی نہ پکڑو

"اصل بات یہ ہے کہ بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے اور اسی طرح پر کورانہ زیست جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے بالکل الگ ہو کر بسر کی جائے جہنمی زندگی کا نمونہ ہے۔ اور وہ بہشت جو مرنے کے بعد ملے گا اسی بہشت کا اصل ہے اور اسی لئے تو بہشتی لوگ نعماء جنت کے حظ اٹھاتے وقت کہیں گے ھٰذا الّذی رزقنا من قبل۔ دنیا میں انسان کو جو بہشت حاصل ہوتا ہے قد افلح من زکّٰھا پر عمل کرنے سے ملتا ہے۔ جب انسان عبادت کا اصل مفہوم اور مغز حاصل کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ کے انعام و اکرام کا پاک سلسلہ جاری ہو جاتا ہے اور جو نعمتیں آئندہ بعد مردن ظاہری، مرئی اور محسوس طور پر ملیں گی وہ اب روحانی طور پر پاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ جب تک بہشتی زندگی اسی جہان سے شروع نہ ہو اور اس عالم میں اس کا حظ نہ اٹھاؤ اس وقت تک سیر نہ ہو اور تسلی نہ پکڑو۔ کیونکہ وہ جو اس دنیا میں کچھ نہیں پاتا اور آئندہ جنت کی امید کرتا ہے وہ طمع خام کرتا ہے۔ اصل میں من کان فی ھٰذہ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی کا مصداق ہے۔ اس لئے جب تک ماسوی اللہ کے کنکر اور سنگریزے زمین دل سے دور نہ کر لو اور اسے آئینہ کی طرح مصفّا اور سرمہ کی طرح باریک نہ بنا لو صبر نہ کرو۔" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال بہت ناساز ہے۔ کمزوری بہت ہے اور گھبراہٹ کی بھی شکایت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مجلس خدام الاحمدیہ مشرقی پاکستان کا پہلا کامیاب سالانہ اجتماع

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ کی شرکت

مجالس خدام الاحمدیہ مشرقی پاکستان کا پہلا سالانہ اجتماع بتاریخ ۴ و ۵ نومبر ۱۹۶۲ء برہمن بڑیہ میں منعقد ہوا۔ صوبہ بھر کی مجالس کے تقریباً تین صد خدام نے شرکت کی۔ ڈھاکہ، چاٹگام، سلہٹ اور میمن سنگھ کے خدام یکہ کھلنا۔ دیناج پور اور کشتیا کی دور دراز مجالس کے نمائندگان بھی شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں اطفال اور انصار بھی کافی تعداد میں اجتماع سے مستفیض ہوئے۔ مقام اجتماع لوکا ناتھ ٹینک کے کنارے سرسبز اور دلفریب پلاٹ میں تھا جس میں شاندار گیٹ اور سفید خیمے خاص سماں پیدا کر رہے تھے۔ افتتاحی رسم محترم مولوی محمد صاحب

(باقی ص ۸)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۶۲ء

مودودی صاحب اور قومی جمہوری محاذ

ذیل میں معاصر روزنامہ نوائے وقت کی اشاعت ۴ نومبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۶ سے ایک مراسلہ درج کیا جاتا ہے جس میں مودودی صاحب کو کچھ نصائح کی گئی ہیں۔ فہو ہذا۔

"مکرمی! جماعتِ اسلامی کے سربراہ مولانا مودودی کی ملتان اور کوئٹہ کی تقریروں سے معلوم ہوا کہ وہ قومی جمہوری محاذ کا ساتھ اس لئے دے رہے ہیں کہ اس محاذ نے جمہوریت بحال کرنے کا دعویٰ کر رکھا ہے حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ محاذ محض ایک ڈھونگ ہے ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

جو سیاسی لیڈر اس محاذ میں شامل ہیں وہ اپنے اقتدار کے زمانہ میں تو جمہوریت قائم نہ کر سکے بلکہ ملک اور قوم کو تباہی کے ایسے کنارے پر لا کھڑا کیا کہ آزادی تک خطرہ میں پڑ گئی۔ ایسے افراد کا ساتھ دینا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ قوم نے بمشکل کے ساتھ ان سے چھٹکارا حاصل کیا ہے۔

دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ اس لئے مولانا مودودی سے التجا ہے کہ خوب غور و فکر سے اور سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں کیونکہ اس محاذ کے بانی لیڈروں کا حال تو یہ ہے کہ

ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

اگر مولانا خود ان کو جمہوریت کے قیام کی کوششوں میں شمولیت کی دعوت دیتے اور وہ لبیک کہتے تو اور بات تھی مگر جب دعوت ان کی طرف سے ہے تو معاملہ مختلف اور خطرناک صورت اختیار کر جاتا ہے کیونکہ یہ لیڈر خود تو قوم کا اعتماد کھو چکے ہیں اب ایسے گٹھ جوڑ کی کوشش میں ہیں کہ کوئی پارٹی ایسی ہو جس کے کندھے پر رکھ کر بندوق چلائی جا سکے۔"

(نوائے وقت ۱۱/۴/۶۲ صفحہ ۶)

اس مراسلہ میں مراسلہ نگار نے جو اندیشہ ظاہر کیا ہے اس سے اختلاف و تائید کئے بغیر ہم ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں اور بتانا چاہتے ہیں کہ گو بظاہر مراسلہ نگار کو یہ اندیشہ نظر آ رہا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح قومی جمہوری محاذ والوں کو مودودی صاحب کی مدد پہنچ جائے گی جو اس کی تقویت کا باعث ہوگی۔ مگر حقیقت میں ایسی کوئی بات نہیں ہے ہمارا یقین ہے کہ مودودی صاحب کے فیض قدم سے قومی جمہوری محاذ مضبوط نہیں ہوگا بلکہ شائد اس کے پرخچے اڑ جائیں گے۔

ہم اس کا ذکر اور اشارہ پہلے بھی کر چکے ہیں کہ مودودی صاحب کی لیڈرانہ زندگی میں ہر قدم پر آپ خاصے سبز قدم ثابت ہوتے رہے ہیں اور انشاء اللہ اب بھی نتائج مراسلہ نگار کے مقصد کے خلاف نہیں بلکہ سو فیصدی ان کے مقصد کے حق میں نکلیں گے۔

اگر اعتبار نہ ہو تو احراری اہل علم حضرات بلکہ باقی اہلِ علم حضرات سے بھی پوچھ کر تشفی کر لیں جنہوں نے پنجاب کے ۵۳ء کے فسادات میں حصہ لیا تھا۔ اگر یہ شہادتیں کافی نہ ہوں تو "نوائے وقت" کے اسی پرچہ اور صفحہ اوّل پر مندرجہ ذیل خبر پڑھیں۔

"تائز (یمن) ۳ر نومبر۔ سرکاری ذرائع نے آج اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ یمنی انقلابی فوجیں سعودی عرب پر حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ انہوں نے سعودی عرب کی سرحد کے قریب مورچے سنبھال لئے ہیں۔ جنرل سلال نے اعلان کیا ہے کہ اگلی جنگ ریاض میں لڑی جائیگی۔"

(نوائے وقت مورخہ ۱۱/۴/۶۲ صفحہ اوّل)

ایسا کیوں ہوا ہے۔ اس کی خواہ اور کئی ظاہری وجوہات ہوں لیکن اسکی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ چند ہی ماہ ہوئے مودودی صاحب کے قدم سعودی عرب کی مقدس سرزمین پر پڑے ہیں۔ آپ کے وہاں تشریف لے جانے سے پاکستان کی ساکھ کو عرب ممالک میں جو نقصان پہنچا اور عرب ممالک کی سیاسی پوزیشن میں جو رخنہ اندازی ہوئی وہ تو ہی الگ بات البتہ عرب ممالک میں باہم ناچاقی اور بھی بڑھ گئی اور اب حالت خانہ جنگی تک جا پہنچی ہے اور اس طرح اسلام کو ایک اور جانکاہ دھچکا لگا ہے۔ اگر سعودی عرب کے صاحبان اقتدار نے جلد ہی اس حقیقت کو سمجھ لیا تو شاید یہ نتائج رک جائیں۔

معاصر نوائے وقت کے مراسلہ نگار مطمئن رہیں۔ جب تک قومی جمہوری محاذ کے ساتھ مودودی صاحب کا تعلق ہے قومی جمہوری محاذ اپنے کسی ارادہ میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ اور ممکن ہے کہ بالکل ہی ناکام ہو جائے جس طرح مجلس احرار اسلام اور مسلم لیگ کا حال ہوا ہے۔ مراسلہ نگار کو یاد ہوگا کہ ۱۹۵۳ء میں جب مسلم لیگ کے ساتھ مودودی صاحب کا معاہدہ ہوا تھا تو پہلے مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ کا تیا پانچا ہوا پھر مغربی پاکستان میں ہوا اور اس وقت سے آج تک مسلم لیگ سنبھل نہیں سکی۔

مودودی صاحب کی اس خصوصیت کی بعض ایسی مادی وجوہات بھی ہیں جن کو محسوس کرنا مشکل نہیں ہے۔ اوّل یہ کہ مودودی صاحب پرلے درجہ کے خود پسند واقعہ ہوئے ہیں اور آپ کو لیڈری کا شوق کچھ معمول سے زیادہ ہی عطا ہوا ہے اور اس جوش میں آپ ہمیشہ غلط رہنمائی کر جاتے ہیں اور جب اس غلط راہنمائی کے نتیجہ میں بیڑا غرق ہونے لگتا ہے تو رسول اور لائف بوٹوں کے ذریعہ خود تو کنارے پر لگنے کی تیاری کرتے ہیں اور بیڑے کے دوسرے ملاحوں کو کوسنے دینا شروع کر دیتے ہیں۔

اس معاملہ میں آپ حسن بن صباح سے کسی قدر بدقسمت واقعہ ہوئے ہیں کہتے ہیں کہ حسن بن صباح ایک کشتی میں سفر کر رہے تھے جو طوفان میں گھر گئی۔ آپ نے بڑے وثوق کے ساتھ پیش گوئی کی کہ کشتی غرق نہیں ہوگی اور ہم سب بچ جائیں گے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس طرح حسن بن صباح کی کرامت قائم ہو گئی۔ اصل حقیقت یہ تھی کہ حسن بن صباح نے دل میں خیال کیا کہ ڈوب گئے تو سب ڈوب جائیں گے اور اگر بچ گئے تو کرامت کہیں گئی نہیں۔ مودودی صاحب بیچارے ہمیشہ الٹی پیشگوئی کیا کرتے ہیں آپ نے ۱۹۵۳ء کے فسادات کے متعلق پاکستان میں ہندو مسلم فسادات جیسے حالات پیدا ہو جانیکی پیشگوئی فرمائی تھی وہ پوری ہو گئی لیکن بجائے اس کے کہ لوگ آپ کو "پیر" مان لیتے الٹا منیر رپورٹ میں بھی آپ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ آپ کا رجحان بلحاظ فسادانگیزی کی طرف ہے اور آپ ہی نے غارت گری تک نوبت پہنچانے میں مدد دی۔ چنانچہ منیر رپورٹ میں ہے کہ

"مولانا مودودی نے اپنی بعض تقریروں میں جو تسلیم میں شائع ہوئیں لفظ "جنگ" استعمال کیا اور ۳۰ر جنوری کو لاہور میں موچی دروازہ کے باہر تقریر کرتے ہوئے ہندو مسلم فسادات کا حوالہ بھی دیا"

(رپورٹ مذکورہ صفحہ ۲۷۰ (اردو ایڈیشن))

لہذا مراسلہ نگار کو مطمئن رہنا چاہئے اور انہیں کسی قسم کے اندیشہ میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ترمیم نہ کر زمزمۂ سازِ ازل میں

باتوں میں کہاں ہے جو ہے تاثیر عمل میں
باتیں گو کرے بیٹھ کے تو شیش محل میں

پانی میں کہیں اصل نہ قائم ہو گو اس کی
آ سکتا نہیں ایسا کبھی روپ کنول میں

تیری یہ تمنا کہ ملے سلطنت اوّل
ہے یہ بھی مقام ایک مقاماتِ اجل میں

تو مانگتا ہے دونوں جہانوں کے خزانے
اس طرح کہ دینا نہ پڑے کچھ بھی بدل میں

پھولوں کو سناتا ہے ستاروں کے قصیدے
ترمیم نہ کر زمزمۂ سازِ ازل میں

تنہا ہی کہو چھیڑوں کوئی میں بھی ترانہ
اک ٹوٹا ہوا ساز ہے میری بھی بغل میں

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات مکرم چوہدری سربلند خان صاحب

والد محترم چوہدری سربلند خان صاحب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر فروری ۱۹۰۴ء میں بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کی بعض روایات احباب کے استفادہ کے لئے درج ہیں۔

محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ

(۱)

میں ایک دفعہ شجاع آباد ضلع ملتان سے غالباً ماہ جون یا جولائی میں قادیان گیا۔ اور کچھ ملتان کے علاقہ کی کھجوریں تحفۃً حضور کی خدمت میں پیش کیں۔ مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کے بعد حضور شہتوت کے اس درخت کے سایہ تلے کھڑے ہو گئے جو مسجد کے جنوب مشرقی کونہ پر تھا۔ اور خدام نے اردگرد گھیرا ڈال لیا۔ گرمی کا موسم تھا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ حضور کے بالکل پاس کھڑے تھے ایک حافظ صاحب نابینا حضور سے مصافحہ کرنا چاہتے تھے۔ مگر دوسرے دوست حائل تھے۔ حضور کی نظر اچانک ان پر پڑی اور حضور نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ دوست اِدھر اُدھر ہو جائیں تاکہ وہ حافظ صاحب آگے آ سکیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا کہ حافظ صاحب اب آپ آگے تشریف لے آئیں۔ اس پر وہ حافظ صاحب تشریف لائے۔ اور مصافحہ کیا اور بہت سی دعائیں دینے لگے اور فرمانے لگے کہ میرے لئے حضور کے دعوے کی صداقت کا یہی ثبوت کافی ہے۔ کہ مجھے اللہ نے حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

اس کے بعد پھر دوست مصافحہ کرنے لگے۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے حضور کی طبیعت کچھ پریشان سی ہو گئی۔ مگر جلد ہی حضور کے چہرے پر بشاشت کے آثار ظاہر ہو گئے اور اس کے بعد حضور معاً ہنس پڑے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ حضور یہ کیا۔ حضور نے فرمایا کہ مولوی صاحب بوجہ گرمی کے میری طبیعت کچھ پریشان سی ہو گئی تھی۔ مگر مجھے اللہ تعالیٰ کی وہ بات یاد آ گئی۔ کہ تیرے پاس دور دراز سے اور کثرت سے دوست آئیں گے تو ان کی ملاقات سے گھبرانا نہ۔ یہ بات یاد آنے سے میری پریشانی دور ہو گئی۔

(۲)

ایک دفعہ ۱۹۰۶ء میں گرمی کے موسم میں ایک ہفتہ کی رخصت پر گھر کوٹلہ افغاناں تحصیل شکرگڑھ جا رہا تھا۔ خیال آیا کہ قادیان بھی ہو آؤں۔ چنانچہ میں قادیان گیا اور حضور سے مصافحہ بھی کیا۔ بعد نماز عصر جب حضور اندر تشریف لے گئے۔ تو تین چار سکھ دوست جو کسی برات کے ہمراہ علاقہ سیالکوٹ سے موضع کوٹلہ کاہلواں متصل قادیان آئے ہوئے تھے حضور سے ملنے کے لئے حاضر ہوئے اور دروازے پر دستک دی۔ دربان نے پوچھا کیا کام ہے انہوں نے عرض کی ہم نے حضرت مرزا صاحب کو ملنا ہے۔ دربان نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ چند آدمی ملنے والے ہیں۔ اس وقت حضور کی طبیعت کچھ اچھی نہ تھی۔ حضور نے فرمایا کہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں ملنے کے لئے آ جائیں۔ چنانچہ شام کی نماز کے وقت جو مسجد مبارک کی چھت پر ہوتی تھی وہ سکھ دوست مسجد مبارک میں تشریف لے آئے اور انتظار کرنے لگے۔ حضور نے دروازہ کھولا اور السلام علیکم فرمایا۔ سامنے وہ سکھ دوست کھڑے تھے حضور نے فرمایا کہ کیا آپ نے مجھے بلوایا تھا۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور ہم نے ہی بلوایا تھا۔ اور ہمیں حضور سے ملنے کی بڑی خواہش تھی۔ اور لوگوں نے ہمیں کہا تھا کہ مرزا کسی ملتا ہی نہیں۔ وہ اندر ہی بیمار رہتا ہے مگر ہم نے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ خواہ کچھ ہو جائے ہم ضرور مل کر جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ کہنے والے نے مجھے یہ نہیں بتلایا کہ کوئی باہر سے دوست ملنے کے لئے آئے ہیں۔ میں نے یہ سمجھا کہ کوئی قادیان کے دوست ہیں۔ شام کی نماز کے بعد مل لیں گے۔ گو میری طبیعت کچھ اچھی نہ تھی۔ لیکن اگر مجھے علم ہو جاتا کہ آپ باہر سے آئے ہیں تو میں ضرور آپ کو ملتا۔ اس پر وہ سکھ دوست بہت ہی خوش ہوئے۔ حضور نے فرمایا آپ یہاں ٹھہریں آپ کے کھانے وغیرہ کا انتظام ہو جائیگا۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور ہم ایک برات کے ساتھ آئے ہیں۔ اس کے بعد وہ چلے گئے۔

(۳)

سال ۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ میں صبح کی نماز کے بعد میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ حضور بازار کے راستہ اگر سیر کو جائیں تو بڑا اچھا ہو۔ حضور اکثر احمدیہ بازار کی طرف سے سیر کو تشریف لے جایا کرتے تھے نماز کے بعد ضروریات سے فارغ ہو کر میں مسجد مبارک کی سیڑھیوں والے دروازہ کے پاس جو گلی میں ہے انتظار کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا پہلے خواجہ کمال الدین صاحب دروازے پر کھڑے انتظار میں تھے۔ جب حضور تشریف لائے اور السلام علیکم فرمایا تو اتفاق سے خواجہ صاحب موصوف نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور آج تو بازار کے راستہ سیر کو چلیں۔ حضور نے فرمایا کہ بہت اچھا۔ چنانچہ حضور بازار کی طرف چل پڑے۔ میں بھی حضور کے بالکل ساتھ ساتھ تھا۔ جب چوک میں پہنچے تو ایک شخص حضور کے پاؤں پر گر پڑا جیسے عام طور پر لوگ پیروں کے سامنے جھکا کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے ان کو کندھے سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا۔ اور فرمایا کہ یہ ناجائز ہے مصافحہ کرنا چاہیئے۔ وہ آدمی دبلا پتلا سا تھا۔

(۴)

اسی سالانہ جلسہ میں جو حضور نے تقریر فرمائی تھی۔ دو سکھ دوست جو دیہات کے رہنے والے تھے۔ اور تقریر سن کر مسجد نور سے باہر نکلے تو وہ چوک شہر میں آپس میں باتیں کرتے تھے اور کہتے تھے۔ "مرزا نے کیا سوہنیاں گلاں کیتیاں ہین ساکوں خبر ہوندی تاں روز آوندے رہندے۔" یعنی مرزا صاحب نے تو بہت اچھی باتیں بیان کی ہیں اگر ہمیں علم ہوتا تو ہم روزانہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے۔

(۵)

میاں غلام فرید صاحب آنریری مجسٹریٹ کبھی کبھی شیرپور آیا کرتے تھے۔ میرے رشتہ داروں نے ان کو بتایا کہ یہ لڑکا احمدی ہو گیا ہے۔ اس نے مجھے بلوایا اور کہا کہ مرزا تو آجکل (نعوذ باللہ) قید ہونے والا ہے۔ تم ان کے پیچھے کیوں لگ گئے ہو۔ ان دنوں مولوی کرم دین جہلمی والا مقدمہ چل رہا تھا۔ اور مجسٹریٹ چندولال بھی بوجہ آریہ ہونے کے حضور کا سخت مخالف تھا۔ میری ابتدائی عمر تھی۔ مگر میں نے میاں غلام فرید صاحب کو کہا کہ میں جانتا ہوں کہ آپ مجسٹریٹ ہیں۔ اور مقدمات کے معاملہ میں آپ زیادہ تجربہ رکھتے ہیں۔ مگر ایک بات میں کہہ دیتا ہوں کہ میں قادیان سے سن آیا ہوں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اس چندولال مجسٹریٹ کو اس کرسی پر بیٹھا ہوا نہیں دیکھتا۔

(خواجہ کمال الدین صاحب وکیل نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں تشویش کا اظہار کیا تھا۔ جس پر حضور علیہ السلام نے بڑے جوش سے فرمایا تھا کہ میں اس کو اس کرسی پر بیٹھا ہوا نہیں دیکھتا)

اس پر میاں غلام فرید صاحب نے کہا کہ تم بچے ہو تمہیں کیا معلوم ہے میں نے کہا کہ نتیجہ بتلا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اس کے تھوڑے دنوں بعد چندولال مجسٹریٹ ڈی گریڈ ہو کر ملتان چلا گیا۔ میں نے خود اس کو ملتان میں پھرتے دیکھا۔ کیونکہ میں ان دنوں وہاں ملازم تھا۔

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ فرماتے ہیں:-

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

احادیث الرسول

حسد، بغض، غیبت اور قطع تعلقی کی مذمت

عن انس رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقاطعوا ولاتدابروا ولاتباغضوا ولاتحاسدوا وکونوا عباد اللہ اخوانًا ولا یحلّ لمسلمان یھجراخاہ فوق ثلاث۔ (متفق علیہ)

ترجمہ:- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے کے پیچھے کسی کے خلاف باتیں کیا کرو اور نہ آپس میں بغض رکھو اور نہ ہی حسد کیا کرو۔ تم سب بھائی بھائی خداتعالیٰ کے مطیع بن جاؤ۔ ایک مسلمان کے لئے ہرگز جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دنوں سے زائد قطع تعلق کرے۔

تشریح:- مندرجہ بالا زریں ہدایات باہمی اخوت۔ محبت اور تعلقات کے قیام میں غیر متزلزل ستون کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر مندرجہ بالا ہدایات کو بالائے طاق رکھدیا جائے تو تنازعات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو معاشرہ میں ہولناک واقعات اور المناک مصائب کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ بغض کینہ اور حسد سے باہمی انتقام کی مسموم مرض شروع ہو جاتی ہے اور یہ امور کئی نفسیاتی امراض کا باعث ہوتے ہیں۔ ذہنی ترقی کے لئے یہ عادات سم قاتل ہیں اور انسان کا دماغ تعمیری نہیں رہتا بلکہ تخریبی ہو جاتا ہے۔ بدظنی ہر وقت اس کے سر پر سوار رہتی ہے۔ ہمدردی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کلیتہً مفقود ہو جاتی ہے۔ حسد انسان کو بزدل بناتا ہے۔ حاسد اپنی شخصیت اور ذات کو نقصان پہنچاتا ہے اور اخلاقی لحاظ سے غیر مقبول ہو جاتا ہے۔ حسد انتہائی ذلیل حرکت ہے۔ کسی سے قطع تعلق بلا وجہ کرنا انتقام کا باعث ہوتا ہے۔

۲- اپنے امیر کی اطاعت کرو

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا و اطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشیّ کانّ راسہ زبیبۃ (بخاری)

ترجمہ:- حضرت انس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو اور اطاعت کا نمونہ دکھلاؤ۔ چاہے تم پر کوئی ایسا حبشی غلام ہی حاکم اور امیر مقرر کیا جائے جس کا سر منقہ کے دانہ کے برابر ہو۔

تشریح:- یہ حدیث باوجود انتہائی مختصر ہونے کے اپنے مطالب اور افادی حیثیت میں جامع و مانع ہے اور اس حدیث میں جس قسم کی مثال اور تشبیہ دی گئی ہے وہ نہ صرف ادبی فصاحت و بلاغت میں اعلیٰ مقام رکھتی ہے بلکہ اپنے وسیع مفہوم کے لحاظ سے اس میں اطاعت کا جامع سبق دیا گیا ہے کیونکہ اطاعت اور حکم کی تعمیل سوسائٹی کے ہر شعبہ میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ انتظامیہ میں اگر اطاعت کی سپرٹ ختم ہو جائے تو نظام درہم برہم ہو جائے اور طوائف الملوکی اور ابتری کا دور دورہ ہو جائے۔ ایک ماتحت چاہے حسب و نسب کے لحاظ سے کتنا ہی اعلیٰ ہو اور اس کا افسر چاہے کون ہو ماتحت اپنے افسر کے حکم کی تعمیل نہ کرے تو اس قسم کی روح کے جو المناک نتائج ہوں گے وہ ظاہر و باہر ہیں۔ چونکہ عرب لوگ اور خصوصاً قریشی حبشیوں کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ان کو کم عقل سمجھا جاتا تھا اسی لئے اس حدیث میں امیر اور حاکم کی اطاعت کی اہمیت بیان کرنے کے لئے مندرجہ بالا مثال اور تشبیہ دی گئی ہے۔

(خاکسار شیخ نور احمد منیر)

دعائے مغفرت

۱- میرے والد مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب فیروزپوری بروز بدھ مورخہ ۱۴/۱۱/۶۲ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ عمر تقریباً ۸۳-۸۴ سال تھی۔ احباب انکی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔
(خاکسار عبدالکریم خان مکان نمبر 752-N سمن آباد لاہور)

۲- طاہر احمد ابن چوہدری ظفر احمد صاحب پاکپتن ۸-۹ نومبر کی درمیانی شب فوت ہو گیا ہے۔ مرحوم ماسٹر گوہر علی صاحب مرحوم کا پوتا تھا۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین کو نعم البدل عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔
خاکسار عبدالرحمٰن عزیز
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پاکپتن

محترم خلیفہ عبدالرحیم صاحب کی وفات

ہمارے مکرم بھائی الحاج خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کو بذریعہ ٹیلیفون یہ دلخراش اطلاع موصول ہوئی کہ ان کے بڑے بھائی جناب خلیفہ عبدالرحیم صاحب سیالکوٹ میں اچانک وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم خلیفہ عبدالرحیم صاحب مرحوم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقتدر صحابی حضرت خلیفہ نورالدین صاحب آف جموں کے بڑے صاحبزادے تھے۔ اور ان کی پیدائش حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کے نتیجہ میں بطور اعجاز ہوئی تھی۔ آپ ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ اور بفضلہ تعالیٰ قریب ۷۰ سال کی کامیاب زندگی گذار کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوئے ہیں۔

"بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

مرحوم بہت خلیق۔ ملنسار، حلیم الطبع۔ کم گو اور اعلیٰ صفات سے متصف تھے۔ جب کبھی موسم گرما میں کوئٹہ تشریف لاتے تو باوجود بیمار اور کمزور ہونے کے باقاعدگی کے ساتھ مغرب کی نماز مسجد میں ادا کرتے تھے۔ ایک واقعہ درج کرتا ہوں جس سے مرحوم کے پختہ ایمان۔ عزم اور شعائر اسلامی کے احترام اور دین سے پرخلوص وابستگی کا ثبوت ملتا ہے۔

مرحوم ایک لمبے عرصہ تک ریاست جموں کشمیر میں اعلیٰ عہدہ پر مامور رہے۔ غالباً جس زمانہ میں مرحوم کشمیر کے راجہ صاحب کے پرنسپل اسسٹنٹ تھے۔ مہاراج نے مرحوم کو کہا کہ ہم انگلستان جا رہے ہیں آپ کو بھی ہمراہ لے جانا چاہتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ ڈاڑھی منڈوا دیں۔ جو لوگ ریاستوں میں ملازم رہے ہیں یا وہاں کے حالات وغیرہ سے واقف ہیں وہ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہاں ملازمین کو نوابوں اور راجوں کے احکام یا خواہشات کا کتنا احترام کرنا پڑتا ہے۔ لیکن خلیفہ صاحب مرحوم نے کمال جرأت اور دلیری سے کام لے کر راجہ صاحب سے کہدیا کہ جناب میں تو ڈاڑھی نہیں منڈوا سکتا! چنانچہ راجہ صاحب نے بھی انہیں ہمراہ لے جانے سے انکار کر دیا۔ مگر خلیفہ صاحب مرحوم نے اس کی مطلق پرواہ نہ کی۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

مرحوم نے آئندہ سال حج بیت اللہ شریف کا بھی ارادہ کر رکھا تھا۔ لیکن افسوس کہ زندگی نے وفا نہ کی اور مرحوم اس پاک خواہش اور نیک ارادہ کو لیکر بیت اللہ کے مالک کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرماوے اور انہیں جنت الفردوس میں اپنے فضل و کرم سے اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار شیخ محمد حنیف عفی عنہ۔ امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

چندہ "اعلان وصیت" میں اضافہ

کاغذ کی گرانی اور کتابت کی اجرتوں میں اضافہ کے پیش نظر مجلس کارپرداز نے اپنے ریزولیوشن ۱۲۲ مورخہ یکم نومبر ۱۹۶۲ء میں چندہ "اعلان وصیت" میں بھی ایک روپیہ کا اضافہ منظور کیا ہے۔ یعنی ہر وصیت کے ساتھ۔ چندہ اعلان وصیت بجائے ساڑھے پانچ کے۔ اب ساڑھے چھ روپے وصول کیا جائے گا۔ چندہ شرط اوّل اس کے علاوہ ہوگا۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ حسب حیثیت ادا کیا جائے۔

وصیت کرنے والے احباب، سیکرٹری صاحبان وصایا اور سیکرٹری صاحبان مال مطلع رہیں اور چندہ اعلان وصیت اس فیصلہ کے مطابق وصول کر کے بھجوایا کریں۔ اسی طرح چندہ شرط اوّل بھی وصیت کنندہ کی حیثیت کے مطابق وصول کیا جائے۔ جو وصیت میں درج شدہ جائداد اور آمد سے ظاہر ہوتی ہے۔

(مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

ایک ضروری اعلان

آج کل اخبار پیغام صلح لاہور میں میرے گذشتہ سال کے جلسہ سالانہ کے لیکچر "حقیقت نبوت" کے نام سے جو صیغہ نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کی طرف سے شائع ہو چکا ہے تنقید کی جا رہی ہے۔ جس کی تین قسطیں شائع ہو چکی ہیں۔ اسی طرح میری کتاب "قول بلیغ" پر بھی تنقید شروع کی گئی ہے۔ میں انشاء اللہ بشرط زندگی ان ہر دو کتابوں پر ناقدین کی تنقید ختم ہو جانے کے بعد ان کے پیش کردہ سوالات کا جواب دوں گا اور ان کی تنقید کی حقیقت واضح کروں گا۔ اس لئے احباب جوابات کا انتظار فرمائیں۔ آجکل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توفی کے متعلق دئے گئے چیلنج کے جواب میں شائع شدہ ایک مولوی کی تصنیف کے جواب میں مصروف ہوں۔ یہ کتاب انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر شائع ہوگی۔ وما توفیقی الا باللہ وھو نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ (قاضی محمد نذیر لائلپوری صیغہ نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

خاکسار کو کچھ دنوں سے دائیں ٹانگ میں شدید درد کی شکایت پیدا ہو گئی ہے بزرگان سلسلہ و احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد وکیل المال ثانی)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

نام نیک رفتگاں ضائع مکن ؏ تا بماند نام نیکت برقرار

(از مکرم حکیم عبداللطیف صاحب شہید ۔ لاہور)

جن احباب جماعت کو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے کا یا ان کی پاکیزہ صحبت اور بابرکت مجلس میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہے وہ اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک تعلیم آپ کی مقدس و مطہر زندگی اور آپ کے قابل تقلید نمونہ کے نتیجہ میں جو مقدس و مطہر وجود پیدا ہوئے ان میں سے حضرت میر صاحب کا وجود با وجود گل سرسبد کی حیثیت رکھتا ہے

آپ کو اللہ تعالیٰ و تبارک عزوجل و علاسے کامل محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات سے بے کراں عشق ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عقیدت اہل بیت اور خلفائے احمد سے فدائیت آپ کے اخلاق عالیہ آپ کے خصائل حمیدہ آپ کے صفات پسندیدہ سے یہ حقیقت پوری طرح واضح ہوجاتی ہے کہ جس قسم کے فدائیاں اسلام حضرت اقدس پیدا کرنا چاہتے تھے حضرت میر صاحب ان کی صف اولیں کے ایک فرد تھے ۔

خاکسار کو حضرت میر صاحب کی صحبت اور رفاقت میں لمبے عرصہ تک رہنے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس عرصہ میں خاکسار نے اپنے ظرف کے مطابق آپ سے بہت کچھ سیکھا ، آپ کے اخلاق عالیہ کے کئی نظارے دیکھے ، خاکسار چاہتا ہے کہ آپ کے بعض اخلاق عالیہ لطائف ذہنیہ اور نکات تفسیریہ سے استفادہ کی خاطر احباب جماعت کو بھی بہرہ اندوز ہونے کا موقعہ بہم پہنچائے تاکہ وہ جہاں آپ کے خداداد علم سے مستفید ہوں آپ کے اخلاق حسنہ کی پیروی کرکے بھی دینی و دنیاوی برکات حاصل کریں آمین ۔

آپ ایک بے نظیر صوفی اور اللہ تعالےٰ کے عاشق صادق تھے اور اولیاء اللہ کی سب سے نمایاں صفت انکسار اور تواضع کے بلند و بالا خلق سے اس حد تک متزین و متحلّٰی تھے جس کی مثال موجودہ زمانہ میں ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے ذیل کے واقعہ سے اس کا اندازہ لگائیے

آپ کی عادت میں یہ بات داخل تھی کہ آپ تندرست ہونے کی حالت میں علی الصبح نماز فجر کے بعد اکثر مقبرہ بہشتی قادیان میں دعا کیلئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور کبھی کبھار باہر کسی جانب سیر کے لئے بھی نکل جایا کرتے تھے بہشتی مقبرہ کو اور سیر کے وقت عام طور پر حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ ہوتے تھے احمدیہ بازار سے گذرتے وقت آپ ازراہ شفقت و خادم پروری خاکسار کو بھی خاکسار کے مکان سے ساتھ لے لیا کرتے تھے اور اگر کبھی خاکسار دکان پر حاضر ہوتا تو پھر آپ مقبرہ بہشتی کی سڑک پر جو ننگل باغباناں کو جاتی ہے (محلہ ناصر آباد کے سامنے بھائی جی کو کھڑا کرکے خود غریب خانہ کے دروازہ پر تشریف لاتے اور گلی میں کھڑے ہو کر خاکسار کو "شہید صاحب" کے الفاظ سے یاد فرماتے خاکسار انتہائی ندامت محسوس کرتے ہوئے آپ کی پیاری آواز سن کر بھاگتا ہوا فوراً حاضر ہوتا اور آپ کی اس بے انتہا تکلیف فرمائی کو جو آپ کی شان ارفع کو تصور کرتے ہوئے میرے لئے ازحد شرمندگی کا باعث تھی شدت سے محسوس کرتا میری یہ کوشش ہوتی کہ میں خود آپ کا دکان پر ٹھہر کر انتظار کروں لیکن کسی عذر کی وجہ سے گاہے یہ خواہش پوری نہ ہوسکتی اور کبھی کبھار اس میں کوتاہی ہوجاتی

آپ تصور فرماویں کہ کہاں آپ اور کہاں خاکسار ذرہ بے مقدار جو وزالضعفاء حضرت ناصر آباد کے کچے شکستہ اور بوسیدہ دیواروں والے محلہ اور مکان میں رہتا تھا اور پھر ایسے انسان کا جو نہ صرف مذہبی لحاظ سے بھی بہت بلند پایہ وجود تھا بلکہ دنیوی لحاظ سے گورنمنٹ کے محکمہ سے سول سرجن ریٹائرڈ اور "خانصاحب" کے خطاب سے جو اس وقت ایک معزز خطاب سمجھا جاتا تھا سرفراز تھا اور خاندانی لحاظ سے حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ماموں اور خسر تھا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا برادر نسبتی بھی مجلس معتمدین کا نہ صرف ممبر بلکہ اکثر اوقات ہیڈ بھی ۔ ایسا بلند پایہ انسان میرے جیسے حقیر فقیر انسان کو اس کے گھر کے دروازہ کے سامنے گلی میں کھڑے ہو کر بلاتا ہے اور اسے مقبرہ بہشتی میں دعا کے لئے ساتھ لے جاتا ہے کیا ایسا انسان اور نادر زمانہ وجود دنیا دار پیروں اور گدی نشینوں کے گروہ میں تلاش کرنے سے مل سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں ۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے انکسار اور تواضع کے وصف کو خداشناسی اور دربار الٰہی میں رسائی کا سب سے بڑا ذریعہ قرار دیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

حریصِ غربت و عجزم ازاں روز یکہ دانستم
کہ جا در خاطرش باشد دلِ مجروح غربت را

حضرت اقدس کے دوسرے صحابہ کی طرح حضرت میر صاحب میں یہ وصف اپنی انتہائی شان کے ساتھ نظر آتا تھا اور کیوں نہ نظر آتا جب کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

من تواضع للّٰہ رفعہ اللّٰہ
الی السماء السابعۃ بالسلسلۃ

(الحدیث)

جو اللہ تعالےٰ کی خاطر انکسار پیشہ ہو
اللہ تعالیٰ اس کو ساتویں آسمان کی
بلندی بخشتا ہے ۔

۲ ۔ ایک بار مجھے ایک ایسے ترجمہ قرآن کریم کی ضرورت پیش آئی جس کا کاغذ عمدہ ہو اور بین السطور بھی اتنا ہو جس پر ایک غیر مطبوعہ ترجمہ جو آپ کے برادر خورد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا نقل ہو سکے اس وقت تک یہ ترجمہ معرض طباعت میں نہ آیا تھا میں نے ایسا قرآن کریم حضرت میر صاحب کے پاس دیکھا اور بلا تکلف آپ نے مجھے مرحمت فرما دیا میں نے آپ کی ضرورت کو کسی حد تک رفع کرنے کے لئے ایک دوسرے ترجمہ کا قرآن کریم جس کا کاغذ اخباری تھا آپ کی خدمت میں پیش کر دیا کیونکہ آپ والے نسخہ پر آپ کا نام انگریزی حروف میں کندہ تھا اس لئے خاکسار نے ایک روز جب کہ آپ حسب معمول مقبرہ بہشتی جانے کے لئے میری دکان پر تشریف لائے عرض کیا کہ آپ والے قرآن کریم کی جلد پر آپ کا نام بھی کندہ ہے اور آپ کے ہاتھ سے اس پر دوبار تلاوت کرنے کی تاریخ مع دستخط ثبت ہے اس لئے آپ مجھے اس پر یہ عبارت لکھ دیں کہ یہ نسخہ قرآن کریم آپ نے خود مجھکو مرحمت فرمایا ہے تاکہ کسی دوسرے آدمی کے لئے اعتراض کی گنجائش نہ رہے اس گذارش پر آپ نے بازار میں کھڑے کھڑے قرآن مجید کے حاشیہ پر یہ عبارت لکھ دی :-

"یہ قرآن کریم میں نے مولوی
عبداللطیف شہید کی نذر کیا ہے
اور اس کے بدلہ میں ایک
قرآن کریم لے لیا ہے لہٰذا میرے
وارث دعویٰ نہ کریں قیامت
کے روز پانچ روپے کی نیکیاں
لے لوں گا ۔ محمد اسمٰعیل "!

پانچ روپے کی نیکیاں لینے کا لطیفہ اس لئے لکھا کہ آپ نے جو قرآن کریم مجھے دیا تھا اس کا ہدیہ ساڑھے سات روپیہ تھا اور جو میں نے پیش کیا تھا اس کا ہدیہ اڑھائی روپیہ تھا ۔ یہ قرآن کریم اب تک میرے پاس ہے میں اسی قرآن پر تلاوت کرتا ہوں اور حرم مکی میں حطیم بیت اللہ شریف کے اندر بیٹھ کر اس پر ایک بار سارا قرآن کریم پندرہ روز میں تلاوت کرنے کی توفیق بھی ملی ہے ۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز وھو
ارحم الراحمین

۳ ۔ قرآن کریم کے اس نسخہ پر آپ نے اثنائے تلاوت میں بعض تفسیری نوٹ بھی لکھے ہیں سردست صرف ایک تفسیری نکتہ کا بطور "مشتے نمونہ از خروارے و دازاز انبارے" ذکر کر دیتا ہوں جو "قیاس کن زگلستان من بہار مرا" کا مصداق ہے ۔

سورہ نحل کا آٹھواں رکوع قریباً سارا رکوع ہی آسمانی تعلیمات کے تمثیلی بیان پر مشتمل ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وان لکم فی الانعام لعبرۃ الخ الآیۃ

کہ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے اس دنیا میں ابنائے آدم کے لئے جو تعلیم نازل کی اس کی حالت دودھ کی طرح تھی جس طرح بچہ کی پرورش کے لئے دودھ ہی ایک موزوں غذا ہوتی ہے بالکل اسی طرح اس آسمانی تعلیم اور شریعت کا حال تھا دودھ میں ایک صفت یہ ہے کہ وہ بہت جلد بگڑ جاتا ہے اور ایک محدود وقت تک ہی اس سے کام لیا جا سکتا ہے اس کے بعد درمیانی زمانہ کی تعلیم کا ذکر ہے اور اس کو ومن ثمرات النخیل والاعناب الخ الآیۃ پھلوں کے ساتھ مشابہت دی گئی ہے اس میں حضرت موسےٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی شریعت کا ذکر ہے جو مختص القوم اور مختص الزماں تعلیم تھی پھل بہرحال دودھ سے زیادہ عرصہ تک قابل استعمال رہ سکتے ہیں یہ تعلیم قریباً دو ہزار سال تک قابل عمل رہی اس کے بعد اسلامی شریعت کی مثال بیان کی گئی ہے جس کا ذکر واوحی ربک الی النحل الخ میں ہے شہد کا یہ خاصہ ہے کہ نہ تو وہ خود بگڑتا ہے اور نہ اس چیز کو ہی بگڑنے دیتا ہے جو بطور مربہ اس میں ڈالی جائے زلزلہ سے تباہ شدہ شہر پومپی آئی سے ایسے مرتبان ملے ہیں جن میں آج سے ہزارہا سال پہلے شہد میں پھلوں کے مربے ڈالے گئے تھے اور وہ جوں کے توں موجود ہیں اسلامی تعلیم کی مثال شہد کے ساتھ دینے سے اس تعلیم کے قیامت تک غیر متبدل ہونے کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے ۔

ناظرین کرام نے صدہا بار ان آیات کو تلاوت کیا ہوگا لیکن ان کو کبھی یہ خیال بھی نہ گزرا ہوگا کہ ان آیات میں قرآنی شریعت کے ابدی ہونے کی حقیقت کا اظہار فرمایا گیا ہے ۔

آپ دمہ اور درد سر دو بے چین کر دینے والی امراض میں لمبے عرصہ تک مبتلا رہے مزید براں یہ کہ آپ کو سخت گرمیوں میں بھی پسینہ نہیں آتا تھا اور یہ بھی ایک انتہائی تکلیف دہ حالت تھی لیکن سالہا سال کے عرصہ دراز میں بھی آپ کی زبان سے کبھی جزع فزع کا کوئی کلمہ نکلتے نہیں سنا آپ اللہ تعالےٰ کی تقدیر پر شاکر اور رضا بالقضاء سے متصف اعلےٰ درجہ کی مومنانہ شان کے حامل تھے ۔

آپ کے صوفیانہ منظوم کلام کے دو حصے بخار دل کے نام سے آپکے ایک محب مکرم محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے شائع کئے

باقی صفحہ ۷ پر

نتیجہ مقابلہ جات سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

مورخہ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مختلف مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم آنے والیوں کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

تقریری مقابلہ معیار اول

اول	جمیلہ عرفانی	کراچی
دوم	امتہ القدوس	ربوہ
سوم	امتہ الرحمان	سیالکوٹ

تقریری مقابلہ معیار دوم

اول	طاہرہ حمید	کراچی
دوم	بشریٰ صدیقہ	ربوہ
سوم	بشریٰ صادقہ	سیالکوٹ
چہارم	ذکیہ	لاہور
سپیشل انعام	بشریٰ بیگم	چک ۹۰۲
	زینب	کوٹ سلطان

تقریری مقابلہ معیار سوم

اول	نورجہاں بشریٰ	کراچی
دوم	زہرہ	سیالکوٹ
سوم	زاہدہ	لاہور
	نسیم غزنوی	ربوہ

مقابلہ تلاوت کلام پاک

اول	مسعودہ	سرگودھا
دوم	زہرہ	سیالکوٹ
سوم	امتہ الرحمان	"

انگریزی تقریروں کا مقابلہ

اول	امتہ الحلیم	ربوہ
دوم	ناصرہ مرزا	ربوہ
سوم	بشریٰ صدیقہ	ربوہ

مضمون نگاری کا مقابلہ

اول	جمیلہ عرفانی	کراچی
دوم	فائقہ شاہدہ	ربوہ
سوم	مبارکہ سید	ربوہ

شعبہ اصلاح وارشاد کی طرف سے انعامات

لجنہ لاہور

لجنہ کراچی

لجنہ راولپنڈی

دیہاتی لجنات میں حسن کارکردگی کے انعامات

اول	لجنہ باندھی سندھ
دوم	لجنہ کنری سندھ
سوم	لجنہ کوٹ سلطان
سوم	لجنہ بشیر آباد سٹیٹ

لجنہ اماء اللہ کے دوران سال کے نتائج کی تفصیل

تربیتی کلاس:۔

اول	زینب بی بی۔	کوٹ سلطان
دوم	بشریٰ بیگم	چک ۲۰۹
سوم	جمیلہ طاہرہ	ربوہ

انڈسٹریل سکول کا سالانہ امتحان

اول	نذیر بیگم	ربوہ
دوم	امتہ القیوم	ربوہ
سوم	رشیدہ علم دین	ربوہ

انڈسٹریل سکول کا دینیات کا سالانہ امتحان

اول	سردار بیگم	ربوہ
دوم	نذیر بیگم	ربوہ
سوم	نذر النساء	ربوہ

تذکرۃ الشہادتین کا نتیجہ

اول	امتہ القیوم	جھنگ
دوم	امتہ الشکور	ربوہ
"	بیگم چوہدری دوست محمد ملک	گوجرانوالہ
"	بدرالدین طاہرہ	کوئٹہ
سوم	رضیہ جامعہ نصرت	ربوہ

تعلیم القرآن کلاس کا نتیجہ

اول	بشریٰ رشید
دوم	طیبہ صدیقہ
سوم	امتہ النور

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سیکرٹری صاحبہ ناصرات اور سیکرٹری صاحبہ تعلیم کو حسن کارکردگی کی اسناد دی گئیں دوران سال کے کام میں لجنات میں سے خوشنودی کی سندیں لجنہ کراچی، ربوہ اور لاہور کو عطا کی گئیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

تعمیر مسجد سوئٹزرلینڈ اور ربوہ کے مقامی ادارے

تعمیر مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے قبل ازیں ایک اشاعت میں جامعہ نصرت (گرلز کالج) ربوہ کی پیشکش بقدر تین صد روپیہ کا ذکر کیا جاچکا ہے اب مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی طرف سے اس قدر پیشکش موصول ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان تمام سعید روحوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جو اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے رہی ہیں یا حصہ لینے کی خواہش رکھتی ہیں محترم میاں صاحب موصوف تعمیر مساجد کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل کا بھی خاص خیال رکھتے ہیں کہ سالانہ ترقی مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں جمع کروائی جائے اس لحاظ سے یہ ادارہ ہمارے دوسرے جماعتی اداروں کے لئے ایک نیک مثال قائم کر رہا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(وکیل المال اول تحریک جدید)

انصار اللہ کا امتحان

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام انصار اللہ کا چوتھی سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار منعقد ہوگا نصاب حسب ذیل ہوگا۔

ا۔ قرآن کریم کے آخری پارہ کے دوسرے ربع کا ترجمہ

ب۔ اس ربع میں سے کوئی سی دو سورتیں حفظ

انصار اللہ سے گزارش ہے وہ اس امتحان کی تیاری فوراً شروع فرما دیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں امتحان میں شرکت فرمادیں عہدیداران انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار اللہ کو اس امتحان میں شامل فرمادیں۔ (قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

میرے بھائی ڈاکٹر شیخ گلزار احمد صاحب کے ہاں مورخہ ۲۴ اکتوبر بوقت نو بجے صبح اللہ تعالیٰ نے بیٹا کا عطا فرمایا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (شیخ حمید احمد مسجد احمدیہ گول منشی محلہ لائل پور)

دعائے مغفرت

مکرم مولوی نظام الدین صاحب۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈریانوالہ ضلع سیالکوٹ چند دن بیمار رہ کر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی عمر اگرچہ ۹۲ سال تھی لیکن صحت اچھی تھی امام مسجد تھے ۱۹۱۹ میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی آپ کے ساتھ ڈیڑھ سو کے قریب دوستوں نے بیعت کی احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آپ موصی تھے فی الحال مرحوم کو یہاں ہی امانتاً دفن کر دیا گیا ہے (خاکسار بشیر احمد قمر)

تصحیح:۔ الفضل مورخہ ۱۱ نومبر کے صفحہ ۴ پر مسجد احمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ کا سنگ بنیاد رکھنے کی جو اطلاع شائع ہوئی ہے اس میں سہواً یہ درج ہونے سے رہ گیا ہے کہ حضرت مرزا برکت علی صاحب اور محترم چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ سیشن جج نے بھی بنیاد میں ایک ایک اینٹ رکھی۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواست ہائے دعا

خاکسار کے والد حاجی میاں فضل الٰہی صاحب بھیروی صحابی محلہ دارالیمن شرقی ربوہ کئی ماہ سے مسلسل بیمار چلے آرہے ہیں۔ اور اب حالت تشویشناک ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم آپ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ (بشیر احمد کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خریداران الفرقان کو اطلاع

رسالہ الفرقان کے بقایا جات اور چندہ کی وصولی کے لئے دفتر الفرقان کے کارکن غلام غوث صاحب کو رسید بک دے کر لائل پور، ملتان، سکھر، حیدرآباد، کراچی وغیرہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔ خریدار حضرات ان سے تعاون فرمادیں اور چندہ ادا فرما کر رسید حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جس کی تعریف کی اب ضرورت نہیں رہی پونے چودہ روپے

معین النساء

ایام کی بے قاعدگی کی دوا۔ تین روپے

حب مسان

سوکھے بخار کی مجرب دوا۔ دو روپے

نرینہ اولاد

سو فیصدی مجرب دوا نو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے بلا چٹ نمبر جواب میں تاخیر ہو سکتی ہے (مینیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے

راولپنڈی کے احباب کپڑے کی خرید کیلئے داؤد کلاتھ سٹور موتی بازار راولپنڈی میں تشریف لائیں

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر (بقیہ ص۵)

تھے خاکسار بھی ان کی فروخت کا بذریعہ اشتہار ارادہ رکھتا تھا۔ ایک دن میں نے گذارش کی کہ ان کا ایک منظوم اشتہار مجھے لکھ دیں۔ میری درخواست پر آپ نے یہ شعر فی البدیہہ لکھ دیئے۔ ؎

بخار دل رکھا ہے نام اس کا
کہ آتش دان دل کا یہ دھواں ہے
کسی کے عشق نے جب پھونک ڈالا
تو نکلی منہ سے یہ آہ و فغاں ہے
لگاتی آگ ہے لوگوں کے دل میں
ہماری نظم بھی آتش فشاں ہے
حکیم عبد اللطیف ہیں اسکے ناشر
میاں قادیان جس کی دکان ہے

(۷) آپ نے "ذکر و فکر" کے نام سے ایک سلسلہ مضمون اخبار الفضل میں شروع کیا تھا۔ جو عجیب و غریب اسرار و حقائق اور صوفیانہ لطائف اور نکات کا مجموعہ ہے۔ اگر کسی وقت یہ مضامین کتابی شکل میں دنیا کے سامنے آئے تو روحانی دنیا کے لئے یہ ایک نادر تحفہ ہوگا۔ ان مضامین کے علاوہ آپ کی بعض مستقل تصانیف بھی ہیں اور ایک دوسری سے بڑھ کر اور ہر ایک کتاب اپنے مضمون کے لحاظ سے ایک انفرادی حیثیت کی حامل ہے۔ مثلاً حروف مقطعات (۲) تاریخ مسجد فضل لندن (۳) کرنہ کرو (۴) آپ بیتی (۵) چہل احادیث اطفال (۶) ترجمہ در ثمین فارسی۔ بخار دل ہر دو حصہ۔

(۸) آپ نے اپنی سب تصانیف اپنے خرچ پر شائع کروائی ہیں اور اپنے استعمال کا ایک نسخہ بھی پبلشر سے قیمتاً لے کر مطالعہ فرماتے تھے اور کتابوں کی فروخت سے جو رقم حاصل ہوتی اس سے کوئی سروکار نہ رکھتے تھے۔

(۹) آپ کو چہرہ پر جھریاں پڑنے سے نفرت تھی۔ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں نے اس کے لئے دعائیں بھی کی ہیں اور آپ کو دیکھنے والے اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ باوجود ستاسٹھ سال کی عمر کے آپ کا چہرہ مبارک پچیس سالہ نوجوان کی طرح صاف اور روشن تھا۔ اور اس پر کسی جھری کا نام و نشان نہ تھا۔

پاکستانی تاجر اور صنعتکار نئی منڈیاں تلاش کریں (صدر ایوب)

افریقہ کے نوآزاد ملکوں سے بلا تاخیر تجارتی تعلقات استوار کرنے کا مشورہ

کراچی ۱۴ نومبر۔ صدر ایوب نے پاکستان کے تاجروں اور صنعتکاروں پر زور دیا ہے کہ وہ برآمدی تجارت کی جانب سب سے زیادہ توجہ دیں اور ملکی برآمدات کو بڑھانے اور زیادہ زرمبادلہ کمانے کی ہر ممکن کوشش عمل میں لائیں۔ آپ نے کہا ان مقاصد کے حصول کے لئے ہمیں روایتی منڈیوں سے آگے بڑھنا اور نئی منڈیاں تلاش کرنا ہوگا۔ اور ابھرتے ہوئے ممالک خصوصاً افریقی ممالک سے تجارتی تعلقات قائم کرنا ہوں گے۔

صدر ایوب نے یہ باتیں کل شام بیچ لگژری ہوٹل میں پاکستان کے ایوانہائے تجارت وصنعت کے وفاق کے سالانہ عشائیہ میں تقریر کے دوران کہیں صدر ایوب نے کہا۔ ہماری ترقی کے بارے میں تمناؤں کی بارآوری کا دارومدار اس امر پر ہے کہ برآمدی تجارت میں ہم کس حد تک کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ اس وقت ہمیں برآمدی تجارت سے بہت کم آمدنی ہوتی ہے اور اگر اس آمدنی کا یہی عالم رہا تو بڑھتے ہوئے غیر ملکی واجبات کی ادائیگی کے سلسلہ میں اس آمدنی کا قریباً بیس فی صد بہت جلد ختم ہو جائے گا۔ صدر نے کہا یہ صورت حال تشویشناک ہے اور اس کی اصلاح کے لئے سرگرم مساعی عمل میں لائی جانی چاہئیں۔ ہماری برآمدات سے آمدنی کے قلیل ہونے کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ نائیجیریا نے جس کی آبادی ہمارے مقابلہ میں قریباً ایک تہائی ہے ۱۹۶۰ء کے دوران ہم سے زیادہ زرمبادلہ کمایا۔ اسی مدت کے دوران ہانگ کانگ نے جس کی آبادی تیس لاکھ سے بھی کچھ کم ہے دو ارب ایکیاسی کروڑ روپے کا زرمبادلہ کمایا جبکہ پاکستان نے جس کی آبادی نو کروڑ ہے اسی عرصہ میں ایک ارب ستاسی کروڑ روپے کا زرمبادلہ کمایا۔ صدر نے مصنوعات کی قیمتوں اور صنعتی سامان کی قیمتوں پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا حکومت چاہتی ہے کہ عوام صنعتی ترقی کے فوائد سے مستفید ہوں اور پاکستان کی برآمدی تجارت کی آمدنی میں معقول اضافہ ہو۔ ان مقاصد کا اصول اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہماری صنعت کی صلاحیت کار میں اضافہ ہو، مصنوعات کی قیمتیں مناسب ہوں اور ان کا معیار دوسرے ملکوں کی مصنوعات کے برابر ہو۔ برآمدات میں توسیع کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے صدر ایوب نے کاروباری افراد کو تلقین کی کہ وہ اپنی مصنوعات کے معیار کو بہتر بنائیں، قیمتوں میں کمی کریں اور کاروبار سے متعلق اعلیٰ اخلاقی اقدار کو اپنائیں۔ آپ نے کہا ہماری تجارت و صنعت کو اس طور ترقی پذیر ہونا چاہئے کہ وہ بین الاقوامی مقابلہ کے چیلنج کو قبول کر سکے اور غیر ملکی منڈیوں میں اپنے لئے جگہ پیدا کر سکے۔ آپ نے تاجروں اور صنعتکاروں پر زور دیا کہ وہ ملکی منڈیوں پر کلی طور پر انحصار کرنے اور ترقی پذیر برآمدات کے لئے مراعات طلب کرنے کے رجحان کو خیرباد کہہ دیں۔ صدر نے کہا اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمیں ترقی پذیر ممالک کی تجارت کی توسیع پر پابندیوں کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھنی چاہیئے۔

صدر ایوب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا یورپی مشترکہ منڈی میں برطانیہ کی شمولیت سے دولت مشترکہ منڈی کے دوسرے ممالک ان سے بخوبی آگاہ ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ذہنی طور پر ترقی یافتہ ممالک نے اپنی ذمہ داریوں کو قبول کر لیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ اس قبولیت کو اور ہمدردی اور حمایت کی ان یقین دہانیوں کو جو انہوں نے ہمیں کرائی ہیں۔ کس قدر خوش اسلوبی اور سرعت سے جامہ عمل پہنائیں گے اور اس طرح ایک ایسے عالمی نظام کی بنیاد رکھیں گے جس میں ترقی پذیر ممالک کو اپنی تجارت بڑھانے کے مواقع میسر آئیں گے۔

صدر ایوب نے کہا میری حکومت مشرقی پاکستان کی اقتصادی ترقی کی رفتار تیز تر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ گذشتہ چار برس کے دوران ہم مشرقی پاکستان کو ترقی سے ہمکنار کرنے کے سلسلہ میں کامیابی حاصل کی ہے۔ صدر نے کہا حکومت سلہٹ میں قدرتی گیس کو صنعتی مقصد کے لئے استعمال کرنے کے مسئلہ پر تندہی سے غور کر رہی ہے سلہٹ میں چونے کے پتھر کے ذخائر کی بنیاد پر سیمنٹ کا کارخانہ قائم کرنے کا مسئلہ بھی زیر غور ہے۔ صدر ایوب نے وفاق کے صدر کی اس رائے سے اتفاق کیا کہ ملک کی صنعتی ترقی کی رفتار کا زراعت سے گہرا تعلق ہے آپ نے کہا ہمیں اپنی صنعتوں کے لئے خام مال مہیا کرنے اور پٹ سن اور روئی جیسی چیزوں کے برآمد کنندہ کی حیثیت سے بین الاقوامی منڈی میں اپنی حیثیت قائم رکھنے کے لئے نقد آور فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کرتے رہنا چاہیئے۔ آپ نے بتایا کہ اس سال روئی کی پیداوار میں اضافہ کرتے رہنا چاہیئے۔ آپ نے بتایا کہ اس سال روئی کی پیداوار بیس لاکھ گانٹھ تک پہنچ جائے گی۔

زراعت ترقی کے لئے نجی سرمایہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے صدر نے کہا کہ صنعتکاروں اور زراعت پیشہ افراد کو ہر اجمل پر نیلام کے ذریعہ اراضی خریدنے کی آزادی ہے۔ سرمایہ رکھنے والے لوگوں کے لئے اراضی خریدنے اور اپنے وسائل اور علم کو زراعت کے میدان میں استعمال کرنے کا یہ ایک اچھا موقع ہے تاہم آپ نے وفاق کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا کہ حکومت بیراج کے علاقوں میں وسیع قطعات اراضی جائنٹ سٹاک کمپنیوں کو ٹھیکہ پر دے دے۔ آپ نے کہا یہ بات سرکاری پالیسی کے خلاف ہوگی۔ آبادی کے بچاسی فیصد حصہ کے پیشہ سے متعلق پالیسیاں وضع کرتے وقت معاشرتی مصلحتوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

صدر ایوب نے کہا غیر ملکی تجارت کے بورڈ کی تشکیل کے بارہ میں وفاق کی تجویز پر ان معاملات کی روشنی میں غور کیا جائے گا۔ جو پہلے سے موجود ہیں۔

مقصد زندگی
و
احکام ربانی
اسّی صفحہ کا رسالہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

آپ کی پسند
ہمارا معیار
ساڑھیاں
پرفیکشن ہاؤس ۲۴ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

دوسروں کی نگاہ
اور
آپ کا ذوق
فرحت علی جیولرز
۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
فون ۲۷۲۳

کراچی میں تیل صاف کرنے کے پہلے جدید ترین کارخانے نے کام شروع کر دیا

کارخانہ قائم کر کے ہم نے صنعتی ترقی میں ایک قدم اور آگے بڑھایا ہے۔ صدر ایوب کا اعلان

کراچی ۵ انومبر صدر ایوب نے کل شام کورنگی میں پاکستان آئل ریفائنری کا افتتاح کیا۔ پاکستان میں تیل صاف کرنے کا یہ جدید ترین کارخانہ ہے۔ اس سے کراچی سمیت مغربی پاکستان کی تیل کی ضروریات کا بڑا حصہ پورا ہو جائے گا۔ صدر ایوب نے کارخانہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ریفائنری کی تکمیل سے ہم نے ملک کی صنعتی ترقی میں ایک قدم اور آگے بڑھایا ہے۔

کارخانہ کے افتتاح کی رسم میں پچیس سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ ان میں سفارتی نمائندے اعلیٰ حکام ممتاز تاجر اور صنعت کار شامل تھے۔ صدر ایوب نے کہا کہ کراچی میں ریفائنری مکمل ہو چکی ہے اور اب بہت جلد مشرقی پاکستان میں چٹاگانگ کے مقام پر ایک ریفائنری قائم کی جائے گی۔ یہ بات بڑی حوصلہ افزا ہے کہ متعدد ممالک چٹاگانگ ریفائنری میں دلچسپی ظاہر کر رہے ہیں اور انہوں نے بڑی دلکش تجاویز بھیجی ہیں۔ ہم اسی دے میں بہت جلد فیصلہ کرنے والے ہیں۔ آپ نے کراچی کی پاکستان آئل ریفائنری کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے ریفائننگ کمپنی کو کارخانہ کی پیداوار پندرہ لاکھ ٹن سے اکیس لاکھ ٹن سالانہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ توسیع بھی اسی تیزی اور پھرتی کے ساتھ کی جائے گی جس کا مظاہرہ ریفائنری کی تعمیر کے دوران کیا گیا۔

پاکستان ریفائنری لمیٹڈ کے چیئرمین مسٹر امیر علی فینسی نے صدر ایوب کو سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ پاکستانی ٹیکنیشنوں کو اعلیٰ تربیت کے لئے غیر ممالک میں بھیجا گیا ہے اور ان میں سے اکثر کو جو واپس آگئے ہیں۔ ریفائنری میں ذمہ دار عہدوں پر تعینات کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ کارخانہ کے لئے پاکستانی ماہرین مہیا کرنے کا کام جاری رہنا چاہیئے اور انہیں ایک حقیقت پسندانہ پروگرام کے مطابق آپریشنل سائیڈ میں اعلیٰ ذمہ داریاں سونپی جائیں۔ ایک نو عمر کی ترقی پذیر معیشت میں ایندھن اور بجلی کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ملکی ترقی کے ساتھ ایندھن کے اخراجات کا بڑھنا لازمی ہے۔ پاکستان پر پٹرولیم اور تیل کی مصنوعات کی درآمد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ ۱۹۵۰ء میں آٹھ کروڑ روپے کا پٹرولیم اور تیل کی مصنوعات درآمد کی گئی تھیں۔ جبکہ امسال ان کی درآمد کے اخراجات پچیس کروڑ روپے تک پہنچ گئے ہیں۔ ہمیں پاکستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ناکافی وسائل سے اس بوجھ کو ہٹانا ہوگا۔

صدر ایوب نے کہا کہ کراچی ریفائنری کے قیام کے بعد پاکستان مصفا مصنوعات کی بجائے خام تیل کی درآمد شروع کر دے گا۔ مگر ہمیں زیادہ خوشی اس دن ہوگی جب اس کارخانہ میں دیسی خام تیل سے صاف تیل تیار کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ اس کارخانہ کے حصص کی اکثریت تیل کمپنیوں کے پاس ہے اور میں ان پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے مفادات کی خاطر کارخانہ کے مفادات کو کسی صورت میں پس پشت نہ ڈالیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ خام تیل کے سپلائروں کی حیثیت میں اپنے مفادات کو کارخانے کے مفادات پر ترجیح دیں۔ حصہ داروں کو اس بات کا یقین دلانا ہوگا کہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔

صدر نے اس سے قبل کہا کہ کراچی ریفائنری کے قیام کا مطلب یہ نہیں کہ ہم تیل کی درآمد سے بے نیاز ہو گئے ہیں۔ اس سے صرف درآمد کی شکل میں تبدیلی ہوئی ہے۔ اب ہم تیل کی مصفا مصنوعات کی بجائے خام تیل درآمد کریں گے۔ جس سے اخراجات میں قابل قدر بچت ہوگی۔ اخراجات میں بچت کے اعتبار سے یہ بات باعث مسرت ہے مگر ہمیں زیادہ خوشی اسی دن ہوگی جب ہمارے ملک میں خام مال اس کارخانہ میں صاف کریں گے۔

صدر ایوب نے کہا کہ اس وقت پاکستان میں متعدد کمپنیاں تیل تلاش کر رہی ہیں۔ مگر تاحال ان میں سے صرف ایک کمپنی کو تیل کا سراغ ملا ہے۔ دوسری کمپنیوں نے صرف گیس دریافت کی ہے آپ نے کہا کہ اس میدان میں سب سے کم عمر کمپنی پاکستان کی گیس اور تیل کی ترقیاتی کارپوریشن ہے اور مجھے امید ہے کہ اس کی کوششیں کامیاب ہوں گی۔

خدام الاحمدیہ مشرقی پاکستان کا اجتماع

(بقیہ صفحہ اوّل)

امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان نے ادا کی اور لوائے پاکستان اور لوائے خدام الاحمدیہ لہرائے گئے پروگرام کے مطابق اطفال اور خدام کے دلچسپ ورزشی اور تقریری و تحریری مقابلے ہوئے تلاوت قرآن مجید حفظ قرآن مجید اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ اور نظموں کے مقابلہ میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس موقع پر مولوی نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ نے ایک تبلیغی لیکچر دیا۔ اجتماع کے دوسرے روز مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں فیصلہ ہوا کہ آئندہ سال بھی اجتماع اسی مقام پر منعقد ہو۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جو خاص طور پر اجتماع میں شرکت کے لئے ربوہ سے مشرقی پاکستان تشریف لے گئے تھے۔ خدام کو خطاب فرماتے ہوئے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی آپ کی تقریر کے بعد یہ کامیاب اور گوناگوں برکات سے معمور اجتماع دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چین سے لڑائی کے لئے بھارتی پارلیمینٹ سے مزید ایک ارب روپیہ منظور کرنے کی درخواست

بھارت میں مقیم چینی باشندوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی (شاستری)

نئی دہلی ۱۵ نومبر۔ بھارتی وزیر خزانہ مسٹر مرار جی ڈیسائی نے کل پارلیمنٹ سے مزید ایک ارب روپے کی منظوری مانگی ہے تاکہ چین کے ساتھ سرحدی آویزش سے پیدا ہونے والی صورت حال سے نمٹا جا سکے۔ انہوں نے یہ مطالبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ رقم موجودہ مالی سال میں دفاعی مقاصد پر صرف کی جائے گی۔

مسٹر مرار جی ڈیسائی نے کہا کہ اسی کروڑ روپیہ آمدنی کی مد سے اور بیس کروڑ روپیہ سرمائے کی مد سے دیا جائے۔ بھارت اس رقم کا تین چوتھائی حصہ چینی جارحیت کا مقابلہ کرنے پر خرچ کرے گا۔ دریں اثناء بھارتی وزیر داخلہ مسٹر لال بہادر شاستری نے کل پارلیمنٹ میں بتایا کہ حکومت بھارت میں مقیم چینیوں کے خلاف سخت کارروائی کرے گی کیونکہ وہ ہماری سلامتی کے لئے زبردست خطرہ ہیں۔ حکومت نے بعض چینی باشندوں کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں کیونکہ ان کی سرگرمیاں بھارت کے مفاد کے منافی پائی گئی ہیں۔ مسٹر

لال بہادر شاستری نے کہا "مجھے شمال مشرقی آسام کے سکولوں کے بعض چینی اساتذہ کی سرگرمیوں کے متعلق اطلاعات ملی ہیں۔ حکومت ان اساتذہ کو ملک سے نکالنے کے بارے میں غور کر رہی ہے" آپ نے کہا کہ اس سال جون سے اب تک چوبیس چینیوں کو ملک چھوڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان میں سے پانچ چلے گئے ہیں اور انیس ابھی بھارت میں ہیں۔ تاہم حکومت ان کی نقل و حرکت کی کڑی نگرانی کر رہی ہے۔

باخبر ذرائع نے آج پیکنگ میں اطلاع دی کہ سنگھائی اور لاسہ کے بھارتی قونصل خانوں کے عملہ کے بال بچوں کو بھارت منتقل کیا جا رہا ہے۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۹ر نومبر ۶۲ء کو مکرم مرزا نثار احمد صاحب فاروقی ایڈمنسٹریٹو آفیسر محکمہ جیلخانہ جات پشاور کی صاحبزادی عزیزہ ڈاکٹر زکیہ پروین صاحبہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس انچارج زنانہ ہسپتال کوہاٹ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۱۲/۱۲/۶۲ کو مکرم چوہدری تسنیم احمد صاحب انجنیئر پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز لاہور ابن مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب احمدی کامٹوی کراچی کے ساتھ بعوض دس ہزار روپیہ مہر قرار پایا تھا۔

برات کراچی سے صبح پشاور آئی اور اسی دن رات کے ½۹ بجے بذریعہ خیبر میل واپس ہو گئی رخصتانہ کی تقریب نہایت سادہ اور پُروقار طریق سے عمل میں آئی جس میں متعدد احمدی احباب تشریف لا کر دعا میں شامل ہوئے۔

بزرگان سلسلہ اور احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے موجب خیر و برکت بنائے۔ آمین۔

(مرزا محمد لطیف مربی۔ دار السلام کوہاٹ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے برادرم مکرم جناب چوہدری عبد الحفیظ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ ملتان کے ہاں مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۶۲ء بروز جمعۃ المبارک پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبد الرزاق صاحب مالک مجاہد کلاتھ ہاؤس ملتان کا پوتا اور مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ملتان کلاتھ ہاؤس ملتان کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو مسرت و شادمانی اور عزت و شرف کے ساتھ عمر دراز بخشے اور اس کے وجود کو ہر لحاظ سے خیر و برکت اور سعادت کا باعث بنائے۔ آمین۔ نومولود کا نام عبد المنعم تجویز کیا گیا ہے۔

(خاکسار محمد شفیع اشرف۔ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان)

ان قونصل خانوں میں بھارتی سفارتی عملہ کے کل سات کنبے ہیں جن کے افراد کی تعداد تیس ہے ان کا انخلاء گزشتہ ہفتے شروع ہوا تھا اور عنقریب مکمل ہو جائے گا۔ تاہم پیکنگ میں بھارتی سفارت خانے کے عملہ نے ایسا کوئی اقدام نہیں کیا ہے۔ سفارت خانے کے حکام نے کل بتایا کہ ہمارے خیال میں ہماری سلامتی کو کسی طرح کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے بال بچوں کے انخلاء کے متعلق صرف اس وقت غور کر سکتے ہیں جبکہ پیکنگ میں بھارت کے خلاف مظاہرے ہوں۔ ابھی تک اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے۔